ایشیا

"آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" : مسیحی مبشّرین کا ہدف

"کمیونزم کے زوال کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مبشّرین اور پروٹسٹنٹ مناّد روس اور یوکرائن کے لیے بائبل کے پانچ کروڑ نسخے بھیج چکے ہیں اور آئندہ دس برسوں میں وہ ان ریاستوں میں اتنے ہی مضبوط اور اہم ثابت ہوں گے جتنے کیتھولک اور آرتھوڈکس چرچ ہیں۔"

ان خیالات کا اظہار لندن اسکول آف اکنامکس کے زیر اہتمام ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کے پروفیسر گورڈن میلٹن نے کیا۔

پروفیسر میلٹن کے بقول جب ذرائع ابلاغ "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کے حکومتی مسائل اور منڈی کی معیشت کی جانب اِس کی رفتار پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں، لوگوں کے دلوں پر امریکہ اور مغربی یورپ کے مناّد دستک دے رہے ہیں۔ آرتھوڈکس چرچ، کمیونسٹ حکمرانوں کے ساتھ تعاون اور روابط کے پیش نظر عوام کا اعتماد کھو بیٹھا ہے۔ ہر جگہ اس کی پہچان قومیت پرستی سے کی جارہی ہے۔ مشرقی یورپ کے رومن کیتھولک چرچوں کو پادریوں کی کمی کا سامنا ہے اور کمیونسٹ اقتدار میں کیتھولک چرچ از کار رفتہ ہوچکے ہیں اور یہ چرچ نئی اصلاحات قبول کرنے کے اہل نہیں رہے۔

آرتھوڈکس اور رومن کیتھولک چرچوں کے برعکس بنیاد پرست پروٹسٹنٹ ازم کہیں بہتر طور پر منظم ہے، اس میں حالات کے مطابق ڈھل جانے کی لچک ہے اور سب پر مستزاد اس کے پاس زیادہ مالی وسائل ہیں۔ پروٹسٹنٹ جدید ٹیکنالوجی سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کا بڑا حصہ ۲۴ گھنٹے ریڈیائی نشریات سُن رہا ہے۔

پروٹسٹنٹ مبشّرین مقامی رہنماؤں کی تربیّت کے لیے کوشاں ہیں۔ کیلی فورنیا کی "فلر تھیولاجیکل سیمینری" غالباً دُنیا کا سب سے اہم بنیاد پرست تربیّتی ادارہ ہے، اس نے روس میں اپنی شاخ قائم کی ہے۔ روس اور مشرقی یورپ کے بیسیوں افرادِ اس ادارے سے تربیّت پاکر بنیاد پرست رہنماؤں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

ایٹلانٹا (جارجیا) میں قائم مسیحی تنظیموں کے مجموعہ Co - Mission ایک پروجیکٹ پر کام کر

رہا ہے جس کے تحت آئندہ پانچ برسوں میں "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کے ہر پبلک اسکول میں ایک باخبر فاضل اُستاد کام کر رہا ہو گا۔ ایک دوسرا تبشیری گروہ ہر سال "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" اور مشرقی یورپ کے ملکوں میں دو ہزار مناد بھیج رہا ہے۔ جب کہ ایک اور تنظیم ۲۰۰۰ء تک دو لاکھ جماعتوں کی تشکیل کا ہدف پیش نظر رکھے ہوئے ہے۔

کانفرنس کے شرکاء کے سامنے یہ بات بھی آئی کہ بعض جدید مذہبی تحریکیں مشرقی یورپ میں کام کر رہی ہیں۔ پولینڈ کے طالب علموں نے ہندوستان سے باہر مشرقی مذہبی خیالات میں سب سے زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا ہے، تاہم پولینڈ کی غالب اکثریت کیتھولک ہے۔ سابق کمیونسٹ ممالک میں مسیحی منادوں کے کام سے زیادہ کسی کے کام کی اہمیت نہیں۔ حال ہی میں مورمن فرقے کی The Book of Mormon [کتابِ مورمن] کے تراجم ہنگرین، چیک اور بلغاروی زبانوں میں ہوئے ہیں۔ (دی انڈیپنڈنٹ، لندن - ۲۹ مارچ ۱۹۹۳ء)

پاکستان: "--- میں اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہوں۔" بوسنیا کی پناہ گزین مسیحی خاتون کے تاثرات

[بوسنیا ہرزے گووینا کے خلاف سربوں کی جارحیت مسلسل جاری ہے اور مقامی آبادی نقلِ وطن ہے۔ ہمسایہ کروشیا میں موجود بوسنیا کے مظلوم پناہ گزینوں کے لیے زندگی ناممکن بنا دی گئی ہے اور اُنہیں ایک دن کے نوٹس پر ملک سے نکالا جا رہا ہے۔ جب کروشیا کے حکمرانوں نے مہینہ ڈیڑھ پہلے بوسنیا کے سیکڑوں پناہ گزینوں کو نکل جانے کا حکم دیا تو اُن کے سامنے کوئی منزل نہ تھی۔ حکومت پاکستان نے دینی اخوت اور انسانی ہمدردی کے تحت اُنہیں قبول کر لیا۔ پناہ گزین جن کے سامنے کوئی منزل نہیں تھی، اُنہوں نے پاکستان آ کر اطمینان کا سانس لیا ہے۔ وائس آف امریکہ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جب "غیر ملکی صحافیوں نے اسلام آباد میں بوسنیا کے پناہ گزینوں کے کیمپ کا دورہ کیا تو خواتین اور بچے بہت خوش اور مطمئن نظر آ رہے تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ۱۴ مہینوں میں پہلی مرتبہ اُنہیں تحفظ کے احساس کے ساتھ کچھ سہولتیں اور آسائشیں میسّر آئی ہیں۔"

یہ الگ بات ہے کہ بعض مغربی ذرائع ابلاغ نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر پاکستان کی اس خدمت کا ذکر بھی اس طرح کیا ہے کہ بوسنیا کی جدیدیت زدہ خواتین پاکستان جانے کے لیے آمادہ نہیں، کیوں کہ اُنہیں وہاں شرعی تقاضوں کے مطابق لباس پہننا ہو گا اور حجاب اختیار کرنا پڑے گا۔

بوسنیائی مہاجرین میں شامل ایک کیتھولک خاتون ڈیانا ہیروس بھی ہیں، ان کے تاثرات یہاں درج کیے جاتے ہیں۔